روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 31 مئی 2011ء 27 جمادی الثانی 1432 ہجری 31 ہجرت 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 123

خلافت کی حفاظت

حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مفسدین نے مدینہ آ کر قصر خلافت کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت عثمانؓ ذاتی طور پر منافقین کے مقابلہ پر کوئی مدافعانہ کاروائی پہلے کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ البتہ وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت عثمانؓ نے باغیوں کے سامنے اپنے فضائل و مناقب بیان کر کے طلحہؓ جیسے کبار صحابہ سے اس کی تائید چاہی تو محاصرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اعلانیہ حضرت عثمانؓ کی تائید کی۔ جب محاصرہ زیادہ خطرناک ہوگیا تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرح حضرت طلحہؓ نے بھی اپنے صاحبزادے محمد کو خلیفہ وقت کی حفاظت کے لئے قصر خلافت بھجوایا۔

(تاریخ طبری حالات 35 ھ)

خلافت احمدیہ کو اس خدا کی تائید ونصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

خلافت کے ساتھ جڑے رہنے اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے خدا کے وعدہ کو پورا ہوتا دیکھتے رہیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 مئی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ تمام دنیا میں ایم۔ ٹی۔ اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النور آیات 54 تا 57 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ان میں ایک آیت استخلاف ہے جس میں مومنین سے خدا تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف رسالہ الوصیت میں اس حوالے سے اپنے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت جاری ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں خلفاء کی بیعت کرنے والوں کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل سامنے رکھ دیا ہے۔ اس میں پہلی اور بنیادی بات اطاعت اور کامل اطاعت کا عملی اظہار ہے جس کے نتیجہ میں تم ہدایت پاؤ گے۔ آیت استخلاف کی وضاحت میں نظام خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ خلیفہ وقت اور خلافت سے منسلک ہونے والوں کی ذمہ داری ہے کہ عبادت کی طرف توجہ دیں، نمازوں کا قیام اور توحید خالص کا قیام اور اس کے لئے کوشش ان کو خلافت کے انعام سے فیضیاب کرتی رہے گی۔ نمازوں کے قیام کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے جو تزکیہ اموال ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ میں جاری زکوٰۃ کے نظام اور دیگر مالی قربانیوں کا ذکر کیا، مصارف بیان کئے اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے نظام وصیت اور نظام خلافت کو اکٹھا بیان فرمایا زکوٰۃ کا نظام بھی خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی، اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا، کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کی مدد کرتا ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ میں قائم پانچوں خلافت کے ادوار میں پیدا ہونے والی بیرونی مخالفتوں اور اندرونی فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اب بھی وعدہ پورا کر رہا ہے میں تو کمزور انسان ہوں، میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافت احمدیہ کو اس خدا کی تائید ونصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قدرت ثانیہ کے جاری رہنے کیلئے حضرت مسیح موعود ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور خلافت سے جڑے رہنے والے، کامل اطاعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا دیکھتے رہیں گے۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ پھر آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ تم ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو، نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے تنگی کی راہ اختیار کرو، پھر فرمایا کہ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ میں قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں ان کو ہم پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ پس ہمارا کام ہے اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے فیض اٹھانے کے لئے خدا کی عظمت دلوں میں بٹھانے والے بنیں، عملی طور پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرنے والے ہوں، بنی نوع سے سچی ہمدردی اور دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرنے والے ہوں، ہر ایک نیکی کی راہ پر قدم مارنے والے، ایمانوں کی حفاظت کرنے والے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔ حضور انور نے وہ بعض دعائیں بھی پیش کیں۔ فرمایا کہ نظام خلافت کے الٰہی وعدوں سے فیض پانے کی ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا رہے تا کہ یہ نظام ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس سے فیض پاتے چلے جائیں۔ آمین

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

قرآن کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

☆ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 265)

☆ ''قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 245)

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

خطبہ جمعہ

جونور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، اس کا بندے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی انسانی کوشش اس کے مقابل پر کھڑی نہیں رہ سکتی

بعض ایسے ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے دلوں کی یہ کیفیت کوئی پیدا کر ہی نہیں سکتا جو ان نومبائعین کے جذبات کی ہوتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف ’’اَلْھُدٰی وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی‘‘ کے حوالہ سے طرح طرح کے فتن اور مفاسد کے تجزیہ پر مشتمل نہایت بصیرت افروز، پُرشوکت بیان اور مومنوں کو بیش قیمت نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍اپریل 2011ء بمطابق 15؍شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

دو جمعہ پہلے مَیں نے حکمرانوں کے غلط رویوں اور عوام کے حقوق صحیح طور پر ادا نہ کرنے اور عوام الناس کے ردّعمل اور رویے کی قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں وضاحت کی تھی کہ ان حالات میں ایک حقیقی (۔) کو حکمرانوں کے متعلق کیا ردّعمل دکھانا چاہئے اور آج کل کیونکہ عرب ممالک میں تازہ تازہ اپنے سربراہان اور حکمرانوں کے خلاف یہ ہوا چلی ہے کہ اُن سے کس طرح حقوق لینے ہیں یا اُن کو حکومتوں سے کس طرح اتارنا ہے اور علیحدہ کرنا ہے اس لئے ہمارے عرب ممالک کے رہنے والے احمدی اس موضوع پر زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسی دلچسپی کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمارے عربی چینل ایم ٹی اے تھری (MTA-3) کے لائیو پروگرام کرنے والوں نے، اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا جو اُن کا لائیو پروگرام ہے اور ہر مہینے کی پہلی جمعرات سے اتوار تک ہوتا ہے، اُس میں انہوں نے اس موضوع کو رکھا تھا جو براہِ راست عرب ممالک کے سیاسی حالات سے متعلق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی (۔) کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس پروگرام کو کنڈکٹ (Conduct) کرنے والے شریف عودہ صاحب اِس پروگرام کے متعلق مجھے کچھ بتا بھی گئے تھے۔ پھر بعد میں انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی کتاب ’اَلْھُدٰی‘ کے کچھ حصہ پر نشان لگا کے بھیجا۔ یہ اس کا پہلا حصہ ہے۔ ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔ یہ تمام مضمون خاص طور پر اِن ملکوں کے سربراہوں کے حالات پر منطبق ہے جہاں آج کل یہ فساد ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہ مضمون نہ صرف حکمرانوں بلکہ عوام الناس اور پھر علماء پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں اگلا حصہ علماء کے بارہ میں بھی لکھا ہے۔ اپنے پروگرام میں شاید اس حوالے سے انہوں نے وضاحت سے باتیں بھی کی ہوں گی۔ بہرحال مَیں بھی اس بارہ میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

یہ صرف چند ملکوں کا جن کے عوام پُر جوش ہو کر حکومتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، اُن کا ہی نقشہ نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود نے کھینچا ہے بلکہ جو نقشہ (۔) بادشاہوں کا اور حکمرانوں کا اور عوام کا اور علماء کا سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود نے کھینچا ہے آج بھی تمام (۔) ممالک آپ کے ان الفاظ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔ یہی حالات آج کل پیش آ رہے ہیں۔ اور جب ہم مزید نظر دوڑائیں تو صرف حضرت مسیح موعود کے زمانے کے (۔) ممالک نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد جو نئی (۔) مملکتیں وجود میں آئی ہیں، اُن کے سربراہوں اور رعایا اور نام نہاد علماء کا بھی یہی حال ہے۔ جو اپنی کتاب میں حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا۔ اور پھر اس تمام خوفناک اور قابلِ شرم صورتِ حال کا جو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے، حل بھی بیان فرمایا ہے کہ مسیح وقت جس نے آنا تھا وہ آ چکا اور ہزاروں نشانات اور آسمانی تائیدات اُس کی آمد کی گواہی دے رہی ہیں۔ اور اُس کو ماننے میں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں اب (۔) کی بقا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن آپ کی بات کا مثبت جواب دینے کی بجائے آپ کے خلاف مخالفتوں کے طوفان ہی اُٹھے۔ تاہم آپ کے دعویٰ کے بعد ایک اچھی صورتِ حال یہ بھی سامنے آئی کہ مخالفینِ احمدیت نے (۔) کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہوئے (۔) کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔ اُن کی ان کوششوں کی حقیقت کیا ہے اور کس حد تک (۔) کا درد ہے؟ یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا لیکن بہرحال بعض تنظیموں نے (۔) کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کیونکہ براہِ راست الٰہی رہنمائی حاصل نہیں تھی اس لئے بہت سی بدعات یا اپنے اپنے خاص مکتبہ فکر جس کی طرف مختلف گروپ منسوب تھے، اُن کے نظریات کی زیادہ تقلید کی گئی اور بہت سارے نظریات اور بدعات راہ پا گئیں۔ بنیادی (۔) تعلیم کو بھلایا جاتا رہا۔ حَکَم اور عدل تو خدا تعالیٰ نے ایک ہی کو بھیجنا تھا جس نے غلط اور صحیح اور حقیقی اور غیر حقیقی کے درمیان لکیر کھینچ کر واضح کرنا تھا۔ اُس حَکَم اور عدل کے بغیر تو غلط نظریات ہی راہ پانے تھے لیکن بہرحال ایک ہل جُل (ہلچل) (۔) میں پیدا ہوئی اور ایک طبقے کو مذہب میں دلچسپی بھی پیدا ہوئی بلکہ بڑھی اور یہ دلچسپی اصل میں تو لوگوں کے اندر کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے تھی اور یہ بھی اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تحت ہی ہو رہا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی تلاش کریں۔ گو کہ بعض جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور ہو رہا ہے وہ تلاش میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض غلط ہاتھوں میں پڑنے کی وجہ سے اس بے چینی کو دور کرنے کی جستجو میں ہی دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ یہاں میرے پاس جب بیعت کرنے والوں کے واقعات آتے ہیں تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سعید روحیں کس قدر بے چین تھیں، حق کو پانے کے لئے اُن کی کیا حالت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی کس طرح رہنمائی فرمائی۔ اس رہنمائی کو بعض اتفاقات کہتے ہیں لیکن اصل میں یہ خدا تعالیٰ کے اس اعلان کی صداقت ہے کہ جس کو وہ چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ بہرحال ایسے بے شمار واقعات ہیں جن کو مَیں کسی وقت بیان کروں گا، جس طرح گزشتہ جمعہ میں (۔) کے واقعات بیان کئے تھے تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ وہ خدا جس طرح پہلے رہنمائی فرماتا تھا آج بھی رہنمائی فرما رہا ہے۔

احمدیت کی ترقی اور (۔) کے کام اور (۔) کی خوبصورت تعلیم کو احمدیت کے ذریعے دنیا میں پھیلتا دیکھ کر نیک فطرت (۔) کو روزانہ احمدیت (۔) کی آغوش میں آتا دیکھ کر بعض (۔) حکومتوں نے بھی ...... کو رقمیں دے کر دنیا میں بھیجا اور پھیلانے کی کوشش کی۔ افریقن ممالک میں مدرسے بھی کھولے گئے اور کھولے جا رہے ہیں۔ (۔) یونیورسٹیوں کے نام پر ادارے بھی بنائے جا رہے ہیں۔ کچھ حد تک حکومتوں کی دولت لگ رہی ہے۔ اس لئے جو غریب ممالک ہیں، ترقی پذیر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ممالک ہیں یا غیر ترقی یافتہ ممالک ہیں ان کی حکومتیں بھی انہیں سہولتیں دے دیتی ہیں تاکہ مزید دولت آئے اور ملک کی معیشت بہتر ہو۔لیکن ان نام نہاد علماء نے جو اس طرح وہاں (۔) کرنے جاتے ہیں، انہوں نے (۔) مراکز کے نام پر اصل میں (۔) اور (۔) کی تربیت کی کوشش کم کی ہے اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف منصوبہ بندی پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔اور اِلّا مَاشَاءَ اللّٰہ یہ اپنی کوششوں میں ناکام ہی ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں، پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ بہر حال اس بہانے اِن ملکوں میں بعض جگہ پر غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔

لوگوں پر (۔) کی حقیقی تعلیم جب حضرت مسیح موعود کے پیغام کے ذریعے کھل جاتی ہے اور ایک دفعہ جب وہ یہ پیغام سمجھ لیتے ہیں تو پھر ہر وہ شخص جو دین کا درد رکھتا ہے، اس پیغام کو اہمیت دیتا ہے اور اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جو نور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اُس کا بندے تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی انسانی کوشش اُس کے مقابلے پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ یہ دولتمند حکومتیں چاہے جتنا بھی (۔) کی خدمت کے نام پر احمدیت سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش کریں ہر عقلمند انسان جو ہے اُس پر سچائی اور جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ دنیاوی کوشش چاہے خدا کے نام پر ہی کی جائے، اگر خدا کی منشاء کے خلاف ہو، تو اس میں برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ برکت اُسی میں پڑتی ہے، نیک نتائج اُسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں۔ ہمارے (۔) ہمارے معلمین اور وہ احمدی جو اِن علاقوں میں رہتے ہیں جہاں ان تائیدات کے نظارے دیکھتے ہیں اور اُن کو ہر لحہ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ نظارے اُن کے ایمان میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ نظارے ہر طلوع ہونے والے دن میں ان تائیدات کی وجہ سے ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی تائید میں خدا تعالیٰ کے ایک زبردست نشان کا اظہار فرمایا جو ہر روز پورا ہوتا ہے۔ آپ براہینِ احمدیہ کی پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس کتاب براہینِ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے (۔) یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ پھر دوسری جگہ وعدہ فرماتا ہے۔(۔) ہر طرف سے وہ زاد اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔'' فرمایا کہ ''اب غور کرو جس زمانے میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا''۔

(ملفوظات جلد نمبر5 صفحہ 128 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تعداد کا بڑھنا، مخلصین کا آنا اور آپ کی بیعت میں شامل ہونا، یہ ایک ایسا نشان ہے جو ہر روز پورا ہو رہا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر5 صفحہ 129 جدید ایڈیشن)

آج بھی ہم خدا تعالیٰ کے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ باوجود تمام تر مخالفتوں کے، باوجود بعض مرتدین کی کوششوں کے جن کو دنیاوی لالچ نے دین سے دور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں روزانہ کی ڈاک میں بلاناغہ بعض دفعہ درجنوں میں، بعض دفعہ سینکڑوں میں اور کبھی ہزاروں میں بھی بیعتوں کی خوشخبریاں پڑھتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ بیعت فارم آتے ہیں اور بعض ایسے ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے دلوں کی یہ کیفیت کوئی اور پیدا کر ہی نہیں سکتا جو ان نومبائعین کے جذبات کی کیفیت ہوتی ہے۔ پھر یورپ اور امریکہ میں بعض لوگ مجھے ملتے ہیں، جب اُن سے پوچھو کہ کس طرح احمدی ہوئے؟ تو بتاتے ہیں کہ اپنے کسی (۔) دوست کے ذریعہ (۔) کی طرف توجہ پیدا ہوئی یا ویسے ہی (۔) کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور غیر احمدی (۔) سے رابطہ ہوا اور (۔) قبول بھی کر لیا لیکن بے یقینی اور بے سکونی کی کیفیت پھر بھی جاری رہی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اتفاق سے احمدیت کا تعارف ہوا تو اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ اس حقیقی (۔) کو قبول کیا جائے اور اس کی آغوش میں آیا جائے تاکہ دل کا سکون حاصل ہو۔ اسی طرح (۔) میں سے ہزاروں لاکھوں جب اپنی نیک فطرت کی وجہ سے حق کی تلاش کرتے ہیں تو حقیقت اُن پر آشکار ہو جاتی ہے، اُن پر کھل جاتی ہے۔ وہ فوراً احمدیت قبول کرتے ہیں اور (۔) میں سے جو احمدیت میں آتے ہیں اور حقیقی (۔) کو سمجھتے ہیں اُن کو تو خاص طور پر احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے خاندانوں اور ماحول کی وجہ سے بعض بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بڑی اذیت ناک صورتِ حال سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں اور اس ثابت قدمی کے لئے دعا کے لئے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ یہ ثابت قدمی وہ اس لئے دکھاتے ہیں کہ حقیقت کو پہچاننے کے بعد حقیقت سے دور ہٹ کر کہیں وہ گناہگار نہ بن جائیں۔ اپنے علماء کا حال دیکھ کر اُنہیں نظر آ رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو ہیں یہ قول و فعل کا تضاد رکھتے ہیں۔ اُن کی علمی حالت ایسی نہیں کہ غیر مذاہب کے اعتراضات کا جواب دے سکیں بلکہ دفاع تو ایک طرف رہا بعض دفعہ مداہنت دکھا جاتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ اِن لوگوں سے بحث کی ضرورت نہیں اور یہ غیر (۔) بات ہے۔ خاص طور پر عرب ممالک میں رہنے والے جو ہیں وہ تو اب اکثر جان گئے ہیں۔ جن لوگوں کا ایم۔ٹی۔اے سے رابطہ ہو گیا ہے، تعلق جُڑ گیا ہے چاہے اُنہوں نے احمدیت قبول کی ہے یا نہیں کی، عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے جوابات جس طرح ٹھوس طور پر لاجواب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے علماء دیتے ہیں اُن کے علاوہ اور کوئی اُن کو دینے والا نظر ہی نہیں آتا۔ اُن کے علماء تو اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے۔ کئی خطوط آتے ہیں کہ ہم (۔) پر اعتراضات سُن سُن کر بے چین ہوتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہماری اس بے چینی کو دور کرے اور ہمیں (۔) کی شان و شوکت دکھائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے ہمیں ایک دن اتفاق سے ایم۔ٹی۔اے دکھا دیا اور احمدی علماء نے جس طرح (۔) پر اعتراض کرنے والوں کے مدلّل جواب دیئے ہیں اور اُنہیں جواب دے کر چُپ کرایا ہے ہمارے بھی سر فخر سے اونچے ہو گئے ہیں اور ہمیں بھی سکون کا سانس آیا ہے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کسی وقت ان واقعات اور احساسات کا بھی ذکر کروں گا جو لوگوں کے آتے ہیں۔ اس وقت جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''اَلْھُدیٰ'' میں جو بادشاہوں اور مختلف طبقوں کو مخاطب کر کے توجہ دلائی ہے یا اُن کا حال پیش فرمایا ہے اُس میں سے کچھ حصے پیش کرتا ہوں۔ اُس زمانے میں (۔) کی کیا حالت تھی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''............ میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند ہو گئے ہیں (نیکی بالکل نایاب ہوگئی ہے)۔ ان میں نہ تو اخلاقِ (۔) رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی ہمدردی رہ گئی ہے۔ کسی سے بُرا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو کھولتا ہوا پانی پلاتے ہیں (یعنی تکلیفیں ہی دیتے چلے جاتے ہیں) خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو۔ اور دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو اور کسی دوست اور حقیقی بھائی سے بھی سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی کو بھی حقیر سمجھتے ہیں۔ اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے خواہ کیسے ہی جان پہچان کے آدمی ہوں۔ اور اپنے رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں بلکہ اگر تم (اپنی نظر دوڑاؤ) دوڑاؤ اپنی آنکھ کو ان میں اور بار بار ان کے منہ کو دیکھو۔ (یعنی اپنی نظر دوڑاؤ اور ان کو دیکھو) تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے فسق اور بد دیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اور ہم اس جگہ تھوڑا سا حال اپنے زمانے کے بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہوا پرست لوگ ہیں......''۔

پھر آگے بادشاہوں کے حالات میں فرماتے ہیں:۔

یہ عربی میں ہے ساتھ ساتھ اُس کا ترجمہ بھی آپ نے فرمایا کہ: ''خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگانِ دین اور حامیانِ شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینتِ دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا اُنہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔ وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور وہ شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کنارے اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھلدار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر اور کوئی

خبر نہیں کہ رعیّت اور ملّت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ اُنہیں امورِ سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں۔ اور ضبطِ امور اور عقل اور قیاس سے انہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا.....‘‘۔ فرمایا کہ ’’...... اسی طرح حرماتِ اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور اُن سے بچتے نہیں‘‘۔ (جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہوئی ہیں اُن کے نزدیک جاتے ہیں) ’’اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اُس کا کوئی حق ادا نہیں کیا.....‘‘۔ فرمایا ’’...... وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو اُن کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو، شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرتِ لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اُس لعنت کا جو آسمان سے اُن پر برستی ہے۔ اس لئے کہ اُنہوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کر لیا اور دنیا کی فانی لہو و لعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے اور ساتھ اس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں.....‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’...... اُنہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا‘‘۔ (نہ عوام کا خیال ہے، نہ دین کا خیال ہے) ’’اور پوری خبر گیری نہیں کرتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط ہے۔ اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پرسش نہ ہو گی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہو گا۔ سو ان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گزر جاتا ہے.....‘‘۔ فرمایا ’’...... اگر تم ان کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آ جائے۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اس کے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 280-284۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

یہ تو ان بادشاہوں کا حال ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ افریقن ممالک میں حضرت مسیح موعود کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے یہ اپنی طرف سے کوشش کرتے ہیں۔ گو اپنی دولت کا تو یہ شاید ہزارواں حصہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ معمولی سی رقم دے کر (کیونکہ دولت ان کے پاس بے انتہا ہے، تیل کی دولت ہے۔) حضرت مسیح موعود کے مشن کی مخالفت کے لئے اپنے مشنری بھیجے ہیں۔ پہلے ان کو خیال نہیں آیا لیکن اب اس کام کے لئے بھیج رہے ہیں۔ بہر حال پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’......انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا۔ بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت ان میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں......‘‘۔ (لیکن کہتے ہیں کہ ہم میں خلافت قائم ہو گی۔ اُس کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں۔ علماء کی طرف سے کبھی کسی کا نام پیش کیا جاتا ہے کبھی کسی کا۔ فرمایا لیکن بہر حال ان کے دل ان صفات سے خالی ہیں اس لئے خلافت ان میں ہو نہیں سکتی۔

پھر فرماتے ہیں کہ ’’......دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے بلکہ ان میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لے جاتے ہیں......‘‘۔ (یعنی کھلے عام ایسی بے حیائیاں کر رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہوا ہے۔) فرمایا کہ ’’...... صبح اور شام ان کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ ان کے ایسے پُر معصیت اور بُرے اعمال ہوں۔ بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود ...... پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے‘‘۔ (ان کا وجود ہی (۔) کی سزا بھی ہے) ’’جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے بندوں کے لئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں اور چست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے۔ بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔ اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں......‘‘۔

فرمایا ’’...... ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ ان کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں‘‘۔

(آج بھی دیکھ لیں ظاہری طور پر اگر نہیں بھی تو عملی طور پر غیروں کے ہاتھوں میں (۔) بادشاہوں کی اور ملکوں کی لگامیں ہیں۔ ان کی معیشت اُن کے ہاتھ میں ہے۔)

فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے‘‘ (یعنی غیروں کو جو مدد مل رہی ہے اور (۔) کی جو بری حالت ہے، غیروں کی یہ مدد اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بڑا مہربان ہے) ’’بلکہ اس لئے کہ اس کا غضب (۔) پر بھڑکا ہوا ہے۔ کاش (۔) جانتے‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 284 تا 287۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

یہ آپ کا درد ہے۔ اور آج یہ بات بڑی حقیقت ہے اور اخباروں میں جو حقیقت پسند کالم لکھنے والے ہیں، تبصرہ نگار ہیں، وہ بھی یہی لکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مَیں نے ’’دی نیشن‘‘ میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ایک مضمون دیکھا جنہیں پاکستان کا سائنٹسٹ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی قرآنی آیات کی روشنی میں یہ سارا کچھ لکھا ہوا تھا کہ یہ یہ باتیں ہم کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر نازل ہو رہا ہے۔ تو بہر حال یہ تو ان کی حالت ہے۔

پھر آگے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اگر یہ متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کئے جاتے۔ بلکہ جب انہوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی......‘‘۔ فرمایا ’’...... خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بے عزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے ان پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے شہر ان کے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں......‘‘۔ فرمایا ’’...... یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا اور گرفت ہے......‘‘۔ فرماتے ہیں ’’...... دشمنوں نے انہیں رسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔ اس لئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے انہوں نے بے فرمانیاں کیں سو اس نے انہیں دکھایا جو دکھایا اور انہیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور ان کے وزیر بددیانت اور خائن ہیں......‘‘۔

پھر آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ ان کے جتنے وزیر اور مشیر ہیں وہ اپنے وزیر اور مشیر ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ بددیانتی میں ان سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اور بددیانتی کی طرف ان لوگوں کو لے کر جا رہے ہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ ’’یورپ کے اخبار انہیں سست اور نالائق لکھتے ہیں‘‘۔ (الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 287 تا 289)

(اور آج بھی یہ حقیقت ہے)۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’...... مردوں کی خُو بُو اُن میں رہی ہی نہیں......‘‘۔ ’’...... نماز کی پابندی نہیں کرتے اور خواہشیں ان کی راہ میں چٹان اور روک بن گئی ہیں اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں اور متقیوں کی طرح (۔) میں حاضر نہیں ہوتے......‘‘۔

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 287 تا 292۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

پھر فرمایا: ’’اور وعظ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔ جھٹ کبر اور نخوت کی عزت انہیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے پیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک بڑا مکرم وہ ہوتا ہے جو ان کا حال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے اور ان کی اور ان کے اعمال کی تعریف کرے......‘‘۔ یعنی صرف خوشامدی ان کو پسند ہے۔ پھر فرمایا کہ ’’...... جب خدا نے ان کا فسق و فجور اور ظلم اور جھوٹ اور اترانا اور ناشکر گزاری دیکھی۔ اُن پر ایسے لوگوں کو مسلّط کیا جو اُن کی دیواروں کو

پھاندتے اور ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے ہیں اور ان کے باپ دادوں کی ملکیت پر قبضہ کرتے ہیں اور ہر ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور تم قرآن میں یہ باتیں پڑھتے ہو اور سوچتے نہیں......‘‘۔ جیسا کہ مَیں نے کہا معیشت کی صورت میں اب (۔) کی ہر چیز غیروں کے قبضے میں ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ’’......سو جبکہ انہوں نے دِلوں کا تقویٰ بدل دیا خدا نے ان کے امورِ دنیا کو بدل دیا۔ اور اس لئے بھی کہ وہ گناہوں پر دلیر تھے۔ اور خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کو آپ نہ بدل لیں اور نہ ہی ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ بلکہ خدا اُن گھروں پر لعنت کرتا ہے اور اُن شہروں پر جن میں لوگ بدکاری اور جرم کریں۔ اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اتر کر کہتے ہیں اے گھر خدا تجھے ویران کرے‘‘۔

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 292 تا 294۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

فرمایا’’......بادشاہان نصاریٰ کو مت کوسو‘‘ (لوگوں کو فرماتے ہیں کہ غیروں کو مت کوسو کہ تمہیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں)’’سو بادشاہانِ نصاریٰ کو مت کوسو اور جو کچھ تمہیں ان کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو۔ او بدکارو! خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ کیا تم میری باتیں سنتے ہو۔ نہیں نہیں تم تو منہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو۔ اور تمہیں سننے والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے عقل کی طرف آؤ اور خُم مَے سے الگ ہو کر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے والے جوان ہی کہاں ہیں۔ کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمہیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچا ہے‘‘۔ (ایضاً صفحہ 295)

پھر آپ نے عوام کو بھی مخاطب کر کے فرمایا، جو آج کل ہڑتالیں کر رہے ہیں کہ:

’’سنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جاتے‘‘ (تم نیک ہوتے تو بادشاہ بھی نیک ہوتے)۔’’اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر اُن کے خیر خواہ ہو تو اُن کے لئے استغفار پڑھو......‘‘۔

فرمایا:’’......خدا نے انہیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمہیں ان کے آلات بنایا ہے۔ سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ اور انہیں ان کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو اگر تم منافق نہیں۔ واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے......‘‘۔ (فرمایا کہ سمجھانا بالکل ٹھیک ہے، ضروری ہے۔ جائز ہے کہ بادشاہ کے سامنے حق بات کہنی چاہئے۔)

فرماتے ہیں کہ’’......قسم بخدا ان کے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں............ وہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ ان فعلوں اور عملوں سے ثابت ہو گیا کہ انہوں نے خدا کو ناراض کر کے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے سو ان کے لئے وبال سے دو حصے ہیں......‘‘۔

فرمایا’’......سوائے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انہیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھو دیا ہے اور تمام احوال میں اَحْـــوَل بن گئے ہیں‘‘ (یعنی ان کی نظریں ٹیڑھی ہو گئی ہیں۔ بھینگے ہو گئے ہیں) فرمایا’’ بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔ مَیں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو‘‘۔ (بڑا واضح فرمایا۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو۔ کلمہ حق کہو۔ جنگ کے لئے اجازت نہیں ہے۔ اور پھر دعا ہے۔ دعا کی طرف پہلے توجہ دلائی۔ استغفار کی طرف توجہ دلائی)’’مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو۔ بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو تا کہ وہ باز آ جائیں۔ اور یہ تو ان سے امید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کر سکیں گے ان باتوں کی جنہیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ اس قدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملّت کی حالت کو درست کر لیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مُردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے۔ ....تو پھر ان سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو امید نہیں کہ وہ سنور جائیں جب تک انہیں موت ہی آ کر بیدار نہ کرے۔ ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے......‘‘۔ (نصیحت کرنے کا حکم ہے وہ کرتے چلے جا رہے ہیں)۔

فرمایا’’......ان میں فراست کی قوت اور اصولِ مُلک داری کا علم نہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک پہنچ نہ سکے۔ سو وہ اس مرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا......‘‘۔

فرمایا کہ’’......عیسائیوں کے مقابل جو کچھ انہیں تقوی اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیر لیا اور اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے ان کی کبھی مدد نہ کرے گا اور اس نے ایسا ہی چاہا ہے کہ نصاریٰ کو ان کے مکر میں کامیاب کر دے جبکہ مومنوں نے اُسے ناراض کیا ہے......‘‘۔............

فرمایا’’......بعض لوگ تو مسلمانوں پر ہنسی اُڑاتے گزر جاتے ہیں اور بعض روتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہو گئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں۔ اور سینے تنگ ہو گئے اور عقلیں تیرہ و تار ہو گئیں اور غفلت اور سُستی اور عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہو گیا ہے اور تقویٰ کا نام و نشان نہیں رہا۔ اور دِلوں میں وہ نور جس سے ایمان کو قوت ہو نہیں رہا اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہو گئے ہیں اور اعتقاد بگڑ گئے اور سمجھیں چھینی گئیں اور نادانیاں ظاہر ہو گئی ہیں اور عبادت میں نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہو گئی ہے۔............سعادت کے نشان مٹ گئے ہیں اور محبت اور اتفاق جاتا رہا اور بغض اور پھوٹ پیدا ہو گئی ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں جو مسلمانوں میں نہیں اور کوئی ظلم اور گمراہی نہیں جو ان کی عورتوں اور مردوں اور بچوں میں نہیں۔ خصوصاً ان کے امیروں نے راہ حق کو چھوڑ دیا ہے......‘‘۔

اور جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا سب کچھ چھوڑنے کے باوجود علماء نے ان کو اس طرح بگاڑ دیا ہے کہ عوام بھی احمدیت کی مخالفت میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ گزشتہ دنوں مَیں ایک مشنری کی رپورٹ میں دیکھ رہا تھا، اُن کا ایک عیسائی دوست ہے جو اُن کے پاس ہندوستان میں اپنے کسی (۔) واقف کار کے ہاں آیا۔ اس کو پتہ تھا کہ وہ (۔) شراب پیتا ہے۔ تو کہتا ہے مَیں نے جان کر اسے سنانے کے لئے کہا، باتوں باتوں میں اسے بتایا کہ بعض احمدی بھی میرے دوست ہیں۔ اور وہ (۔) اس وقت اُس کے سامنے بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ وہ کہتا ہے احمدی تو (۔) ہی نہیں ہیں۔ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ کہتا ہے مَیں نے اسے کہا کہ قرآنِ کریم میں شراب کی حرمت ہے، احمدی شراب نہیں پیتے، اس کے باوجود وہ (۔) نہیں۔ احمدی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس کے باوجود تمہارے مطابق وہ (۔) نہیں۔ وہ کہتا ہے احمدی (جن کو مَیں نے دیکھا ہے) قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن تم کہتے ہو کہ وہ (۔) نہیں اور تم باوجود اس کے کہ ابھی میرے سامنے شراب پی رہے ہو اور قرآنِ کریم کی تعلیم کی خلاف ورزی کر رہے ہو، تم (۔) ہو۔ تو کہتا ہے پہلے سنتا رہا اور بولا کچھ نہیں۔ خاموش ہو گیا لیکن شراب کا گلاس بھی ہاتھ میں ہی تھا۔ تو پھر مَیں نے اس کو کہا (یہ عیسائی تھا) کہ پریشان نہ ہو یہ تو ایسے ہی بات سے بات نکل آئی تھی مَیں نے کر دی۔ تم یہ شراب پی رہے ہو بیشک پیتے رہو۔ اس نے بغیر کسی انتظار کے فوراً دوبارہ پینی شروع کر دی۔ تو یہ (۔) کی حالت ہے۔ لیکن احمدی (ان کے نزدیک) (۔) نہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ’’......نشان ظاہر ہوئے پر انہوں نے قبول نہ کیا۔ سو خدا کا غضب اُترا۔ اور جب انہوں نے عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نجس سمجھتے ہیں‘‘ (یعنی حضرت مسیح موعود کے وجود کو گندہ سمجھتے ہیں)’’اور یہ طاعون تیرے جھوٹ کی وجہ سے پھیلی ہے‘‘۔ (خدا تعالیٰ کے جو عذاب آ رہے ہیں نعوذ باللہ۔ یہ اس لئے آ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ آج بھی یہی اُن کا حال ہے) اور پھر فرماتے ہیں’’ کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے......‘‘۔ (نعوذ باللہ)

فرمایا کہ’’......خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے ساتھ آسمان اور زمین سے عذاب نہ بھیجا گیا ہو اس لئے کہ وہ باز آئیں......‘‘۔ پس یہ عذاب اور آفتیں جو ہیں یہ بھی حضرت مسیح موعود

کی تائیدات میں ہیں۔

(ایضاً صفحہ 295تا 304)

پھر فرماتے ہیں:’’...... مجھے بتاؤ کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت کشتی بنائی بلکہ وہ خود بھی ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے ان کے ناخن قلم کر ڈالے اور ان کے منہ کو گرد وغبار نے ڈھانک لیا اور زمانہ نے اُن کا پانی خشک کر دیا اور اقبال ان سے الگ ہو گیا‘‘۔(اُن کی شان جو تھی وہ ختم ہو گئی)’’اور انہوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا اور ایسے فتنے آشکار ہوئے کہ وہ اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی چھاؤنی ڈال دینے کے وسیلہ ان کی اصلاح نہ کر سکے۔ بسا اوقات انہوں نے ہتھیار سجائے اور بڑے بڑے لشکر بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلت کے کچھ نہ ہوا......‘‘۔

(ایضاً صفحہ 305)

فرماتے ہیں’’......اب بتاؤ اے طبیبو! تمہارے نزدیک علاج کا کیا طریق ہے؟ کیا تمہاری رائے میں یہ امراء اس بلا کو دفع کر سکتے ہیں؟ اور کیا تم امید کرتے ہو کہ یہ بادشاہ ان کانٹوں سے دین کے باغ کو پاک کر سکیں گے؟ یا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور ان کی معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی؟ نہیں نہیں یہ بات اس سے زیادہ دشوار ہے کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو‘‘۔(تھوہر کے پودے سے تازہ کھجور کی امید رکھو)۔’’اور ان سے کیا توقع کی جائے اور وہ تو بڑے پتھروں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر سر اٹھائیں اور وہ ہزاروں غموں کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان آفتوں کا دفع کرنا بادشاہوں اور امیروں کا مقدور نہیں۔کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے۔اے دانشمندو!۔

علاوہ بریں اگرچہ یہ بادشاہ مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں لیکن پھر بھی ان کے نفوس پاک کاملوں کے نفوس کی مانند نہیں ہیں اور مقدسوں کی طرح انہیں نور اور جذب نہیں دیا جاتا۔اس لئے کہ نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے۔پھر اُسے سچی محبت دی جاتی ہے اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔پھر اسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں اور پھر اسے بقا کا مقام بخشا جاتا ہے۔اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کر سکتا ہے۔اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔اور حق بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے بادشاہوں کو روحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں۔خدا نے ان کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے۔اور کسی مصلحت سے انہیں .... کے پوست کی حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے‘‘۔(یعنی ظاہری حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔)’’سیاسی اُمور ہی ان کے پیشِ نظر رہتے ہیں۔............ اُن کا فرض اس سے زیادہ نہیں کہ اسلام کی سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں اور ظاہر ملک کی خبر گیری کر کے دشمنوں کے پنجوں سے اسے بچائیں۔رہے لوگوں کے باطن اور ان کا پاک کرنا میل کچیل سے۔اور بچانا لوگوں کو شیطان سے۔اور ان کی نگہبانی کرنا آفتوں سے دعاؤں کے ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ۔سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت اور ہمت سے باہر اور بالاتر ہے‘‘ (روحانیت میں انہیں کوئی دخل نہیں) اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔اور بادشاہوں کو مُلک کی باگ اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد سے بچائیں۔اس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کو نورانی بنائیں‘‘۔

(ایضاً صفحہ 307تا 309)

پھر علماء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ان کی اکثریت اسلام کے لئے بیماری کا حکم رکھتی ہے نہ کہ علاج کا۔یہ لوگوں کے مال طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے ہتھیاتے ہیں۔کہتے ہیں پر کرتے نہیں‘‘۔(جو حکم دیتے ہیں وہ خود نہیں کرتے)’’نصیحت کرتے ہیں پر خود نصیحت نہیں پکڑتے‘‘۔(خلاصہ ان کی باتوں کا یہ ہے) ’’ان کی زبانیں درشت، دل سخت اور اندھیروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ان کی آراء کمزور، ذہن کند، ہمتیں پست اور عمل برے ہیں۔تھوڑے سے علم پر مغرور ہو جاتے ہیں اور جو اِن سے اختلاف کرے اس پر زبان طعن دراز کرتے اور مختلف حیلوں سے کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں اور اس کا مال لوٹ لیتے ہیں......‘‘۔

فرمایا’’......بخل ان کی فطرت، حسد ان کا شیوہ، تحریفِ شریعت ان کا دین ہے......‘‘۔ (شریعت میں تحریف کرتے ہیں اور پھر نعوذ باللہ نام یہ کہ احمدیوں نے کیا ہے)’’غضب کے وقت یہ بھیڑیئے ہیں۔......ان کی ناراضگی یا خوشی صرف اپنے نفس امارہ کی خاطر ہوتی ہے اور ان کا ذکر اور تسبیح محض دکھاوے کیلئے ہوتا ہے۔اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھتے ہیں‘‘۔(کیسی حقیقت بیان کی ہے۔اور آج کل تو .... میں یہ بہت زیادہ اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھنے لگ گئے ہیں)’’جس کو چاہیں فرشتہ قرار دے دیں اور جسے چاہیں شیطان کا بھائی۔ان میں حلم و بردباری کا نام و نشان نہیں بلکہ زبان درازی میں انہوں نے درندوں کو بھی مات دے دی ہے۔وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں حالانکہ وہ انواع واقسام کے بہتانوں سے حملہ کرنے والے خونخوار بھیڑیئے ہیں۔ان کے ہاتھ جھوٹے فتوے لکھتے ہیں اور ایک دو درہم ان کے ایمان کو تباہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔وہ لوگوں کو قبول حق سے روکتے ہیں اور شیطان کی طرح وسوسے ڈالتے ہیں۔ان کا تکبر بہت بڑھ گیا ہے اور تدبر کم ہو گیا ہے۔کوئی مفید بات کرنے کی قدرت نہیں رکھتے بلکہ شکوک وشبہات کو ہوا دیتے ہیں۔جب خاموش ہوتے ہیں تو ان کی خاموشی فرائض کو ترک کرنے کیلئے ہوتی ہے اور جب کلام کرتے ہیں تو اس میں کوئی رعب اور تاثیر نہیں ہوتی۔شریعت کے مشکل مسائل کے حل سے ان کو کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی طریقت کی باریکیوں کی کوئی خبر ہے۔............‘‘۔

فرمایا’’......خدا کی طرف سے ان کی قسمت میں صرف شور شرابا ہی ہے۔قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن صرف زبان سے۔ان کے دلوں میں قرآن نے کبھی جھانکا ہی نہیں......‘‘۔

فرمایا’’......ان میں کسل اور غفلت بہت بڑھ گیا ہے اور ذہانت وفراست کم ہو گئی ہے۔ مشکل اور پیچیدہ مسائل حل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔تو انہیں جذبات نفس کی وجہ سے مدہوش اور نفس کا اسیر پائے گا......‘‘۔

فرمایا’’......خدائے رحمٰن کے حقوق کو بھلائے بیٹھے ہیں۔اس حال میں کیسے ان سے کسی نصرتِ دین کی توقع کی جا سکتی ہے؟......‘‘

فرمایا’’......تعصب نے انہیں درندہ صفت بنا دیا ہے اور حق بات سننے سے روک دیا ہے۔ان کا دین حرص و ہوا پرستی‘ کھانا پینا اور مال بٹورنا ہے۔اسلام کی مصیبت زدہ حالت پر نہ غم کھاتے ہیں، نہ ہی روتے ہیں‘‘۔(اگر روئیں گے بھی تو مگر مچھ کے آنسو ہیں)’’اپنے بادشاہوں کو تو دیکھ کر ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے جبکہ خدائے ذوالجلال والاکرام سے کوئی خوف نہیں۔نہ ہی انہیں ضلالت اور فتنوں کے پھیلنے اور آفات کے نازل ہونے سے کوئی خوف محسوس ہوتا ہے۔...... ان میں سے ایک فریق جہاد کے نام پر جاہل لوگوں کو تلواروں سے گردنیں مارنے پر ابھار رہا ہے۔ چنانچہ وہ ہر اجنبی اور راہ رَو کا خون کرتے پھرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے‘‘۔

تو یہ بعض حصے تھے اُن چند صفحات کے جو مَیں نے پیش کئے۔سو سال سے زائد عرصہ پہلے یہ باتیں حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی تھیں۔(۔) کی حالت کا جو نقشہ آپ نے کھینچا، آج بھی ہم اُسی طرح دیکھتے ہیں۔آپ کے الفاظ اور آپ کا مشاہدہ جو ہے وہ آج بھی ان کے عمل کی گواہی دے رہا ہے کہ ایسے ہی عمل ہیں اور یہی آپ کے الفاظ کی صداقت پر گواہی ہے۔ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو بتایا وہ آپ نے بیان فرمایا۔حالات کا جو حل آپ نے پیش فرمایا ہے وہ بھی اسی کتاب میں ہے۔

اس کے بعد کچھ فرقوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔کچھ مختلف لوگوں کا بھی ذکر فرما رہے ہیں۔پھر فرماتے ہیں کہ:’’ان تمام فرقوں کو چھوڑ دو اور تلاش کرو کہ کہیں اللہ نے اپنی طرف سے کوئی علاج نہ نازل کیا ہو‘‘۔(اللہ تعالیٰ نے کہیں اپنی طرف سے کوئی علاج تو نہیں نازل کیا)’’یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔قرآن کریم میں پرانے لوگوں کے

قصے پڑھ کے دیکھ لو کہ ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی کیا سنت تھی۔ پھر بعد میں آنے والوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت کیونکر تبدیل ہوسکتی ہے؟''

فرمایا'' کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں ہے؟...... جبکہ تم گمراہی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ پھر (۔) پر حملے ہو رہے ہیں اور بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں اور اس طوفانِ ضلالت میں تمہارے درمیان کوئی خادمِ دین نظر نہیں آتا۔ حالت یہ ہے کہ لوگ خدا کی نصیحت اور قرآن کی ہدایت بھول چکے ہیں اور جو کچھ حدیثوں میں آیا ہے اسے بھی رڈ کر چکے ہیں۔ کئی گمراہ کن عقائد میں عیسائیوں کے ہم زبان بن چکے ہیں۔ انہیں اپنے کھانے پینے اور عیش و عشرت کی زندگی کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں۔ کیا ان لوگوں سے دین کی اصلاح کی توقع کی جاسکتی ہے؟'' ....

فرمایا: ''تم خود زمانے کی حالت پر غور کرو۔ امت اتنے فرقوں میں بٹ گئی ہے کہ بجز خدائے رحمٰن کی عنایت کے ان کا اکٹھا ہونا محال ہے۔ کیونکہ ہر ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے اور اب زبانی بحثوں سے بات جنگ و جدال اور قتال تک جا پہنچی ہے۔ ایسی حالت میں کیا تم سمجھتے ہو کہ اختلافات کے اتنے بڑے پہاڑوں کو درمیان سے ہٹا کر تم آپس میں صلح کر کے یکجان ہو کر (۔) کے مخالفین کے سامنے میدان میں آسکتے ہو؟ ہرگز نہیں''۔

حالت تو یہ ہے کہ پاکستان میں ایک شہر میں ختمِ نبوت والوں کا جلسہ ہو رہا تھا اور تمام قسم کے شیعہ، سُنی، بریلوی، دیوبندی وغیرہ سب اکٹھے تھے۔ اور تھوڑے عرصے کے بعد جس دن جلسہ تھا اس سے دو دن پہلے اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔ اور پھر تین مختلف جگہوں پر جلسوں کا انتظام ہوا۔ ایک جگہ پر جہاں ایک تنظیم نے جلسے کا انتظام کرنا تھا، وہاں سے پولیس نے اُن کو اٹھایا اور دوسری جگہ لے کے گئے۔ ختم نبوت ان کے نزدیک ایک ایسا ایشو ہے جس پر یہ احمدیوں کے خلاف ایک جان ہو چکے ہیں، اکٹھے ہو چکے ہیں، اس ایشو پر بھی اکٹھے ہو کر جلسہ نہیں کر سکے اور تین مختلف جلسے ایک ہی شہر میں ہو رہے تھے۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔

بہر حال حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''تمہیں وہ کام کرنے کی طاقت ہی کیونکر حاصل ہوسکتی ہے جو دراصل خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صُور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا۔ اور حقیقی صُور اُن کے دل ہیں جن میں مسیح موعود کے ذریعہ پھونکا جائے گا اور لوگ ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں گے۔ یہی خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ جس امت کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے اسی میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے''۔ (ایضاً صفحہ 354-360)

اللہ کرے کہ (۔) اُمّہ کو اس حقیقت کی سمجھ آجائے کہ آپ ہی وہ وجود ہیں جس نے اس زمانے میں (۔) کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آنا تھا اور آئے ہیں۔ (۔) ممالک کے جو حالات ہیں، دنیا میں مختلف ارضی و سماوی آفات ہیں، یہ (۔) کو یہ باور کرانے والی ثابت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جس فرستادے کو بھیجنا تھا وہ آچکا ہے اور اسے قبول کریں اور مخالفینِ (۔) کی (۔) کو بدنام کرنے کی جو مذموم کوششیں ہیں اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے اس جری اللہ کا ساتھ دے کر اس جہاد میں حصہ لیں جہاں دوسرے مذاہب کو (۔) نے شکست دینی ہے۔ امریکہ میں بھی اور یورپ میں بھی وقتاً فوقتاً مختلف لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ قسم کے الزامات لگاتے ہیں یا آپ کی ہتک اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں یا قرآن کریم کی ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں، اِن کے خلاف اگر آج کوئی جہاد کرنے والا ہے تو یہی اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے جس کے ساتھ شامل ہو کر، جس کے ساتھ جُڑ کر ہم دنیا میں (۔) کی برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ جس کے ساتھ جُڑ کر ہم قرآنِ کریم کی تعلیم کی تمام مذہبی کتب پر برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ جُڑ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے بلند مقام کی شان دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی خاتون ڈاکٹر

الزبتھ بلیک ویل

الزبتھ بلیک ویل دنیا کی پہلی خاتون ڈاکٹر تھی۔ وہ 3 فروری 1821ء کو برسٹل کے مقام پر پیدا ہوئی۔ گیارہ برس کی عمر میں وہ اپنے خاندان کے ہمراہ نیویارک چلی آئی۔ اس نے طبی اداروں میں داخلہ لینے کی کئی مرتبہ کوشش کی مگر ہر مرتبہ ناکام رہی۔ اس نے ہمت نہ ہاری اور بالآخر 20 اکتوبر 1847ء کو اسے نیویارک سٹیٹ میں واقع Small University of Genevav کے میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے ڈین، ڈاکٹر لی (Dr. Lee) نے داخلہ دینے کی خوشخبری سنائی۔ الزبتھ بلیک ویل اس ادارے میں داخل ہوگئی اور 23 جنوری 1849ء کو ڈاکٹر آف میڈیسن کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ یہ دنیائے طب کی تاریخ کا ایک سنہرا دن تھا۔

اگلے دو برس الزبتھ بلیک ویل نے پیرس اور لندن میں گزارے اور طب کی مزید تعلیم حاصل کی تاہم اس کی مشکلات اب بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئیں اور اسے کسی ہسپتال میں ملازمت نہ مل سکی۔ مارچ 1852ء میں اس نے نیویارک میں ایک نجی کلینک کھول لیا اور پریکٹس شروع کر دی۔ 1857ء میں اس کا یہ کلینک ایک ہسپتال میں تبدیل ہوگیا۔ جس کا نام The Newyork Infirmary for Women and Children رکھا گیا۔ یہ دنیا کا پہلا ہسپتال تھا جس کا پورا عملہ خواتین پر مشتمل تھا۔

اسی دوران، الزبتھ بلیک ویل کی بڑی بہن ایملی بلیک ویل (Emily Blackwell) نے بھی طب کی تعلیم حاصل کر لی اور اپنی بہن کا ہاتھ بٹانے لگی۔

1867ء میں الزبتھ بلیک ویل نے دنیا کا پہلا Women`s Medical College کھولا۔ جہاں نہ صرف یہ کہ معیار بہت سخت تھا بلکہ نصاب کا دورانیہ بھی دوسرے میڈیکل کالجز سے زیادہ تھا۔

کچھ عرصے بعد الزبتھ بلیک ویل نے لندن میں بھی لندن سکول آف میڈیسن فار ویمن کے نام سے ایک طبی کالج کھول لیا۔

الزبتھ بلیک ویل زندگی بھر، طب کی دنیا میں خواتین کے مقام و مرتبہ کے لئے کوشاں رہی۔ اس مقصد کے لئے اس نے متعدد ممالک کے سفر کئے اور لاتعداد مضامین اور کتابیں رقم کیں۔ اس کی آپ بیتی بھی شائع ہوئی جس کا نام Pioneer work in opening the medical Profession for women تھا۔ اس نے زندگی بھر شادی نہیں کی اور 89 برس کی عمر میں 31 مئی 1910ء کو وفات پائی۔

دارالصناعة میں داخلہ

دارالصناعة ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعة ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ / فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 2 جولائی 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعة ربوہ)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

خورشید ® 1958

اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد

ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعائتی قیمت = 25ML 30/= روپے، 120ML 100/- روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
اسپیر جنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دُور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399, 0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

آئی ایس آئی اور سی آئی اے کے تعلقات بہتر ہو گئے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ آئی ایس آئی اور سی آئی اے کے درمیان تعلقات اب بہتر ہو گئے ہیں۔ امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ مستقبل میں ایبٹ آباد جیسا آپریشن قابل قبول نہیں ہوگا۔ سی آئی اے سے انٹیلی جنس شیئرنگ اور تعاون جاری رہے گا۔ ڈرون حملوں کے معاملے پر امریکہ سے اختلاف ہے۔ ڈرون حملوں پر حکمت عملی طے ہونی چاہئے۔ سانحہ ایبٹ آباد پر تحقیقاتی کمیشن بنانے کیلئے دیگر سیاسی جماعتوں سے مشاورت جاری ہے۔

ضمنی انتخابات کو آئینی تحفظ دینے کیلئے 20ویں ترمیم لانے کا فیصلہ وفاقی وزیر اطلاعات فردوس عاشق اعوان، پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات قمر زمان کائرہ اور سابق وزیر قانون بابر اعوان نے کہا ہے کہ حکومت نے اٹھارہویں ترمیم کے بعد ملک بھر میں ہونے والے ضمنی انتخابات کو آئینی تحفظ دینے کیلئے 20ویں آئینی ترمیم لانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نیٹو کی بمباری سے 32 شہری اور 20 پولیس اہلکار جاں بحق افغانستان میں نیٹو کے فضائی حملوں میں 32 شہری اور 20 پولیس اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ افغان صدر حامد کرزئی نے امریکہ کو آخری وارننگ دی ہے کہ وہ ایسے آپریشنز سے باز رہیں جس میں سویلین ہلاک ہو رہے ہیں۔

یوٹیلیٹی سٹورز پر قیمتوں میں کمی آغاز ہے، رمضان میں مزید تحفے دیں گے مسلم لیگ (ق) کے سینئر وفاقی وزیر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ملک بھر میں یوٹیلیٹی سٹوروں پر آٹا، دال، گھی اور دودھ سمیت روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی عوام کے لئے پہلا تحفہ ہے، ماہ رمضان میں عوام کو مزید تحفے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یوٹیلیٹی سٹورز پر اشیائے صرف کی قیمتوں میں کمی کیلئے پیکج پر کام جاری ہے۔

مشرف نے 3 مارچ 2012ء کو وطن واپسی کا اعلان کر دیا سابق صدر پرویز مشرف نے 3 مارچ 2012ء کو وطن واپسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی کسی بھی سیاسی جماعت کے پاس عوامی مسائل کا حل نہیں۔ پاکستان نازک موڑ سے گزر رہا ہے۔ ہمیں اندرونی خلفشار سے نمٹنا ہوگا۔

درخواست دعا

مکرمہ صفیہ ساجد صاحبہ اہلیہ مکرم ساجد جمیل ملک صاحب جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری پوتی عدیلہ آصف واقفہ نو عمر 9 ماہ کو ہرنیہ کی تکلیف ہے۔ حمید لطیف ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ مئی 2011ء مبلغ -/130 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 31 مئی

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:10

تبدیلی نام

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لطیف صاحب ساکن دار العلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام ارشاد بی بی سے تبدیل کر کے ارشاد بیگم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ڈبل ٹیل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
بیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ، لیڈیز، گرلز، کرتے کاٹن ٹراوزر کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
گائنی، سرجری، میڈیکل، بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان، پیٹ خراب غرض ہر قسم کی بیماری کیلئے آپ کی خدمت کیلئے کوشاں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199 047-6214499

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10

طارق ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
لیڈی ڈاکٹر مسز طارق جاوید وڑائچ
تمام مزمن امراض مثلاً گینگرین۔ معدہ کا السر۔ عورتوں اور بچوں کی تمام پیچیدہ بیماریوں کے علاج کیلئے بذریعہ فون بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔
Dr. O.A.Juilia کی تمام نئی ہومیوپیتھک ادویات دستیاب ہیں
مثلاً (Adulmia Fungosa) (اڈیلمیا فنگوسا) یہ دوا مندرجہ ذیل بیماریوں میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔
● گھٹنیا، گیس اور قبض کے ساتھ ساتھ سینہ کی جلن معدہ کا زخم، وائرل ہیپاٹائٹس (Viral Hepattis)
● Post Viral Cirsshosis (ہیپاٹائٹس کے بعد جگر کا سکڑ جانا)
● Harpagorty tum.Pr ہومیومیڈیسن جوڑوں کا سوج جانا، حرکت نہ کر سکنا،
طارق ہومیوپیتھک کلینک نصرت آباد فارم میرپورخاص (سندھ) رابطہ نمبر
0332-2141060
0302-7916517